آدھے گھنٹے میں سراجی حل

طلبۂ عربی ہفتم و تکمیل افتاء کے لیے عظیم تحفہ

پسند فرمودہ

حضرت اقدس مفتی ابوالقاسم صاحب نعمانی

مہتمم و شیخ الحدیث دارالعلوم دیوبند

مرتب

محمد سیف اللہ قاسمی بردوانی

سابق معین مدرس دارالعلوم دیوبند

وخادم تدریس جامعہ خادم الاسلام باپوڑ یوپی

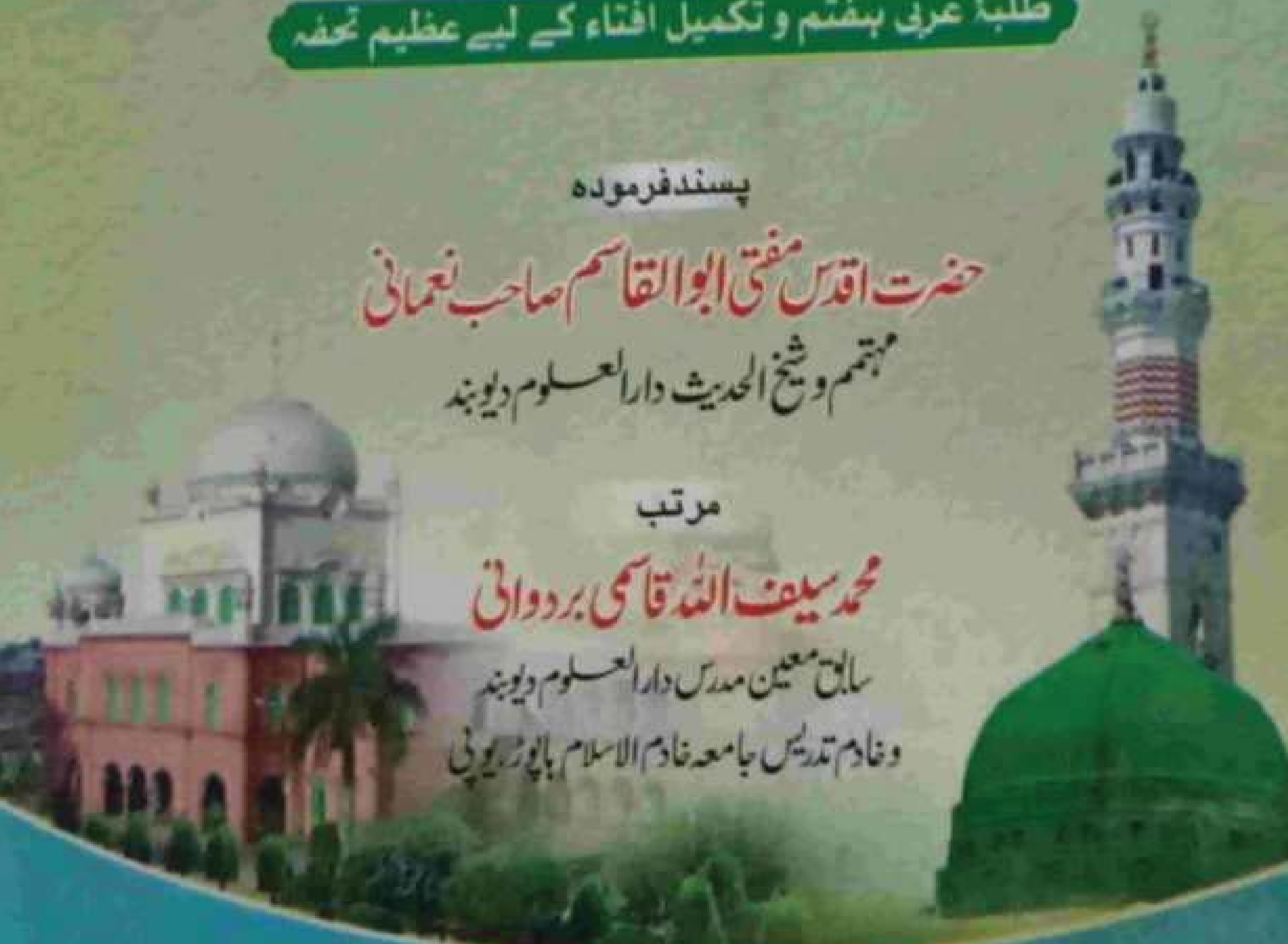

المکتبۃ الاشرفیۃ بدیوبند یوپی الہند

Mobile: 0091-9358001571

آدھے گھنٹے میں سراجی حل

(طلبۂ عربی ہفتم و تکمیلِ افتاء کے لیے عظیم تحفہ)

پسند فرمودہ

حضرت اقدس مفتی ابوالقاسم صاحب نعمانی

مہتمم و شیخ الحدیث دارالعلوم دیوبند

مرتب

محمد سیف اللہ قاسمی بردوانی

سابق معین مدرس دارالعلوم دیوبند

وخادم تدریس جامعہ عربیہ خادم الاسلام ہاپوڑ، یوپی

ناشر
مکتبہ اشرفیہ دیوبند، یوپی، انڈیا
Mob: 0091-9358001571

علماء دیوبند کے علوم کا پاسبان
دینی و علمی کتابوں کا عظیم مرکز ٹیلیگرام چینل
حنفی کتب خانہ محمد معاذ خان
درس نظامی کیلیے ایک مفید ترین
ٹیلیگرام چینل

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

تفصیلات

نام کتاب : آدھے گھنٹے میں سراجی حل
مرتب : محمد سیف اللہ قاسمی بردوانی
Mob : 0091-9775792615

تعداد صفحات : ۶۴

سن اشاعت : ۱۴۴۳ھ مطابق ۲۰۲۲ء
کمپوزنگ : غلام مرتضی قاسمی مرشدآبادی
Mob : 0091-8534044611

ناشر : مکتبہ اشرفیہ دیوبند، یوپی، الہند
Mob : 0091-9358001571

فہرست مضامین

انتساب ۶

دعائیہ کلمات: حضرت مفتی ابوالقاسم صاحب نعمانی ۷

پیشِ لفظ ۹

احوال مصنف ۱۲

علم فرائض کے مبادیات ۱۳

علم فرائض کی فضیلت میں ایک حدیث ۱۴

علم فرائض کو نصف علم قرار دینے کی توجیہ ۱۴

ترکہ سے متعلق حقوقِ اربعہ ۱۵

ورثاء کی دس قسمیں ۱۶

موانعِ ارث کا بیان ۱۷

mohammad tabrez Bhagalpuri

فروضِ مقدرہ اور ان کے مستحقین ۱۹

باپ کے احوال ۲۰

جدِ صحیح کے احوال ۲۱

اخیافی بھائی بہن کے احوال ۲۲

شوہر کے احوال ۲۳

بیوی کے احوال ۲۳

بیٹی کے احوال ۲۴

پوتی کے احوال ۲۴

حقیقی بہن کے احوال ۲۵

علاتی بہن کے احوال ۲۷

ماں کے احوال ۲۸

جدہ صحیحہ کے احوال ۲۹

عصبات کا بیان ۳۱

حجب کا بیان ۳۶

مسئلہ بنانے کے قاعدے ۳۹

عول کا بیان ۴۰

اعداد کے درمیان نسبتوں کا بیان ۴۲

تصحیح کا بیان ۴۴

ورثاء کے درمیان تقسیمِ ترکہ ۴۹

قرض خواہوں کے درمیان تقسیمِ ترکہ ۵۱

تخارج کا بیان ۵۲

رد کا بیان ۵۳

مناسخہ کا بیان ۵۷

انتساب

* مادر علمی دار العلوم دیوبند کے نام

* جامعہ عربیہ خادم الاسلام ہاپوڑ کے نام

* اپنے تمام مشفق اساتذہ کرام کے نام

* اپنے والد مرحوم (اللہ تعالیٰ ان کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے، آمین) کے نام

* اپنی والدہ محترمہ (اللہ تعالیٰ ان کی عمر میں خیر و برکت عطا فرمائے، آمین) کے نام

احقر اس حقیری کاوش کو منسوب کرنا باعث سعادت سمجھتا ہے۔

محمد سیف اللہ غفرلہ

خادم بخادم الاسلام ہاپوڑ

دعائیہ کلمات

حضرت اقدس مفتی ابوالقاسم صاحب نعمانی مدظلہ العالی
مہتمم وشیخ الحدیث دارالعلوم دیوبند

نحمده ونصلي على رسوله الكريم. أما بعد

‘سراجی’ درسِ نظامی کے مروجہ نصاب میں داخل ‘علمِ فرائض’ کی واحد کتاب ہے، جس میں تقسیمِ میراث کے جملہ اصول وقواعد اور مسائل بحسن وخوبی بیان کئے گئے ہیں، عزیزم جناب مفتی سیف اللہ قاسمی بردوانی، استاذِ جامعہ عربیہ خادم الاسلام ہاپوڑ نے جامع ومختصر انداز میں کتاب کی ترتیب کے مطابق اردو زبان میں تمام اسباق کی تلخیص کی ہے، جو طلبہ عزیز

کے لیے 'سراجی' کے حل میں اور زبانی یاد کرنے میں معین ومددگار ثابت ہوگی ان شاء اللہ تعالی، دعا ہے کہ اللہ تعالی عزیز موصوف کی اس کاوش کو شرفِ قبولیت سے نوازے اور طلبہ عزیز کے لیے نافع بنائے۔ آمین

(مفتی) ابوالقاسم (صاحب) نعمانی غفرلہ
دارالعلوم دیوبند
۱۶ رجب ۱۴۴۳ھ

پیش لفظ

الحمد للہ و کفٰی وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفٰی، أما بعد

‘علمِ فرائض’ میں ‘سراجی’ کی اہمیت وافادیت کا کوئی انکار نہیں کرسکتا، اپنے فن میں یہ کتاب بے مثال اور بے نظیر ہے، اپنی جامعیت کے پیش نظر ہی اس فن میں پورے درسِ نظامی میں اس کتاب کے علاوہ کوئی اور کتاب داخلِ نصاب نہیں ہے، اپنے مادرِ علمی جامعہ عربیہ خادم الاسلام ہاپوڑ میں اس کتاب کی تدریس احقر سے متعلق ہے، چوں کہ ‘سراجی’ کتاب کی نوعیت دوسری کتابوں سے قدرے الگ ہے، اس لیے کہ اونچی جماعتوں کی کتابیں عام طور پر صرف سمجھنے سمجھانے کی ہوتی ہیں، مگر ‘سراجی’ میں اصحابِ فرائض کے احوال خوب رٹ کر یاد

کرنے ہوتے ہیں، مسئلہ بنانے کے قاعدے، تصحیح کے قاعدے، رد کے قاعدے وغیرہ بھی خوب ذہن نشین کرنے پڑتے ہیں، اس کتاب کی تدریس میں احقر کی عادت یہ ہے کہ پہلے ہر سبق کا خلاصہ طلبہ کو لکھوا کر یاد کرا دیتا ہے، پھر بورڈ پر مسئلے بنا کر طلبہ کو خوب اچھی طرح سمجھا دینے کی سعی کرتا ہے، چناں چہ طلبہ ہر ہر سبق کاپی میں لکھتے ہیں اور یاد کر کے سناتے بھی ہیں، اور سال کے اخیر میں مستعد طلبہ اس کاپی کی روشنی میں پوری سراجی ایک نشست میں بھی سنا دیتے ہیں، بعد میں کچھ طلبہ اور احباب نے مشورہ دیا کہ اگر اس کاپی کی عام اشاعت ہو جائے تو طلبۂ سراجی کے لیے بہت مفید ثابت ہوگی، چناں چہ احقر نے ان کے مشورہ کو قبول کرتے ہوئے اس کی طباعت کا کام شروع کیا، جو الحمد للہ اب آپ کی خدمت میں پیش ہے، جس میں احقر نے طلبہ کے

زبانی یاد کرنے کے لائق ہر ہر سبق کا خلاصہ مرتب کیا ہے، اگر آپ کو اس میں کوئی خوبی نظر آئے تو برائے کرم مرتب کے اساتذۂ کرام، والدین اور جملہ احباب و متعلقین کے لیے دعائے خیر فرمائیں، نیز اگر کسی طرح کی کوئی کمی محسوس ہو تو اس سے بھی مطلع فرمائیں، راقم الحروف دل سے آپ کا ممنون ہوگا، دعا ہے کہ ربِ کریم اسے قبولِ عام نصیب فرمائے اور احقر کے لیے زادِ آخرت و ذریعۂ نجات بنائے۔

ربنا تقبل منا إنک أنت السمیع العلیم.

سیف اللہ بردوانی

۱۲ رجب المرجب ۱۴۴۳ھ بروز دوشنبہ

احوالِ مصنف

نام : محمد بن محمد بن عبدالرشید۔

کنیت : ابوطاہر

لقب : سراج الدین

مسلک : حنفی

اسم منسوب : سجاوندی (مقام سجاوند کی طرف منسوب)

تاریخ ولادت وفات : اس سلسلہ میں کوئی قطعی فیصلہ نہیں ملتا، بعض نے تاریخِ وفات ۶۰۰ھ یا ۷۰۰ھ لکھی ہے، بعض نے کہا مصنفِ 'سراجی' ۳۵۸ھ سے پہلے کے ہیں۔

استاذ : علامہ حمید الدین محمد بن علی نوقدیؒ۔

تصانیف : الحبر والمقابلہ، الوقف والابتداء.

بسم اللہ الرحمن الرحیم

علم فرائض کے مبادیات

علم فرائض کی تعریف: هو علمٌ يُبحث فيهِ عنْ كيفيَّةِ قِسمةِ المواريثِ بين مستحقِّيها (علم فرائض وہ علم ہے جس میں میت کا ترکہ اس کے شرعی ورثاء کے درمیان تقسیم کرنے کا طریقہ معلوم ہو)۔

علم فرائض کا موضوع: علم فرائض کا موضوع ترکہ اور ورثاء ہیں۔

علم فرائض کی غرض وغایت: علم فرائض کی غرض وغایت ترکہ کی تقسیم میں مستحقین کو ان کے حقوق پہنچانا اور اس میں غلطی سے محفوظ رہنا ہے۔

علم فرائض کی فضیلت میں ایک حدیث:

قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم: تعلموا الفرائض وعلموها الناس فإنها نصف العلم. (ترجمہ: علم فرائض سیکھو، اور لوگوں کو سکھاؤ، اس لیے کہ وہ نصفِ علم ہے)۔

علم فرائض کو نصف علم قرار دینے کی توجیہ:

پہلی توجیہ: انسان کی دو حالتیں ہیں: (الف) حالتِ حیات (ب) حالتِ ممات، دیگر تمام علوم کا تعلق انسان کی حالتِ حیات سے ہے اور علم فرائض کا تعلق اس کی حالتِ ممات سے ہے، اس لیے اس کو نصفِ علم کہا گیا ہے۔

muhammad tabrez bhagalpuri

دوسری توجیہ: ملکیت دو طرح کی ہوتی ہے: (الف) ملکیتِ اختیاری (ب) ملکیتِ غیر اختیاری؛ بیع، ہبہ، وصیت وغیرہ میں تو ملکیتِ اختیاری ہوتی ہے اور وراثت میں ملکیتِ غیر اختیاری، اس وجہ سے بھی اس کو نصفِ علم کہا گیا ہے۔

ترکہ سے متعلق حقوقِ اربعہ

ترکہ سے ترتیب وار چار حقوق متعلق ہوتے ہیں:

(۱) سب سے پہلے میت کی تجہیز و تکفین میں خرچ کیا جائے۔

(۲) پھر باقی ترکہ سے میت کا قرضہ ادا کیا جائے۔

(۳) پھر باقی کے تہائی سے میت کی وصیت پوری کی جائے۔

(۴) پھر باقی ترکہ میت کے شرعی ورثاء کے درمیان حسبِ حصصِ شرعیہ تقسیم کیا جائے۔

ورثاء کی دس قسمیں

(۱) ترکہ سب سے پہلے اصحابِ فرائض کو ملے گا۔

(۲) پھر عصبہ نسبی کو ملے گا۔

(۳) عصبہ نسبی موجود نہ ہو تو عصبہ سببی کو ملے گا۔

(۴) عصبہ سببی بھی موجود نہ ہو تو عصبہ سببی کے عصبہ کو ملے گا۔

(۵) اگر کوئی عصبہ موجود نہ ہو تو باقی ماندہ ترکہ دوبارہ نسبی اصحابِ فرائض کو ان کے حصوں کے مطابق دیا جائے گا، اصطلاحِ فرائض میں اس کو رد کہتے ہیں۔

(٦) پھر ذوی الارحام کو ملے گا۔

(٧) پھر 'مُولی المُوَالات' کو ملے گا۔

(٨) پھر 'مُقرلَهٗ بِالنَّسب علی الغَیر' کو ملے گا۔

(٩) پھر 'مُوصٰی لَهٗ بِجَمِیعِ المَال' کو ملے گا۔

(١٠) مذکورین میں سے کوئی بھی نہ ہو تو میت کا ترکہ بیت المال میں جمع کر دیا جائے گا۔

فصل في الموانع

(موانعِ ارث کا بیان)

کبھی ایسا ہوتا ہے کہ وارث سببِ وراثت کے پائے جانے کے باوجود اپنی ذات میں کسی وصف کے موجود ہونے کی

وجہ سے وراثت سے محروم ہو جاتا ہے، ایسے اوصاف کو موانعِ ارث کہتے ہیں۔ موانعِ ارث چار ہیں: (۱) غلامی، چاہے کامل ہو یا ناقص (۲) وہ قتل جس سے قصاص یا کفارہ کا وجوب متعلق ہو (۳) اختلافِ دین (۴) اختلافِ ملک۔

نوٹ (الف): قتل کی کل پانچ قسمیں ہیں: (۱) قتلِ عمد (۲) قتلِ شبہِ عمد (۳) قتلِ خطا (۴) قتلِ شبہِ خطا (۵) قتل بالسبب، ان پانچوں قسموں میں سے قتلِ عمد میں تو قصاص واجب ہوتا ہے، اور قتلِ شبہِ عمد، قتلِ خطا اور قتلِ شبہِ خطا میں کفارہ واجب ہوتا ہے، لہٰذا مذکورہ بالا ان چاروں قسموں میں

قاتل اپنے مقتول مورث کی وراثت سے محروم رہے گا، مگر قتل کی پانچویں قسم قتلِ بالسبب میں چوں کہ قاتل پر نہ قصاص واجب ہوتا ہے اور نہ کفارہ، اس لیے اس میں قاتل مقتول کی میراث سے محروم نہیں ہوگا۔

نوٹ (ب): اختلافِ ملک کفار کے حق میں تو معتبر ہے، مگر مسلمانوں کے حق میں معتبر نہیں ہے، مسلمان چاہے جہاں ہوں ان کو اپنے رشتہ دار کی وراثت ملے گی۔

باب معرفة الفروض ومستحقيها

(فروضِ مقدرہ اور ان کے مستحقین)

قرآنِ کریم میں بیان کردہ حصے کل چھ ہیں اور ان کی دو

قسمیں ہیں، پہلی قسم: نصف، ربع اور ثمن۔ دوسری قسم: ثلثان، ثلث اور سدس۔

جن ورثاء کے حصے شریعت میں متعین ہیں ان کو اصحابِ فرائض کہا جاتا ہے، اور اصحابِ فرائض کل بارہ ہیں، جن میں چار مرد ہیں: (۱) باپ (۲) جد صحیح [دادا] (۳) اخیافی بھائی (۴) شوہر؛ اور آٹھ عورتیں ہیں: (۱) بیوی (۲) بیٹی (۳) پوتی (۴) حقیقی بہن (۵) علاتی بہن (۶) اخیافی بہن (۷) ماں (۸) جدہ صحیحہ [دادی، نانی]۔

باپ کے احوال

باپ کی تین حالتیں ہیں:

(۱) اگر میت کی مذکر اولاد (بیٹا، پوتا، پر پوتا نیچے تک)

موجود ہو تو باپ کو سدس ملے گا۔

(۲) اگر میت کی مؤنث اولاد (بیٹی، پوتی، پر پوتی نیچے تک) موجود ہو تو باپ سدس پانے کے ساتھ عصبہ بھی ہوگا۔

(۳) اگر میت کی مذکر و مونث اولاد میں سے کوئی موجود نہ ہو تو باپ عصبہ ہوگا۔

جدِ صحیح (دادا) کے احوال

دادا کی چار حالتیں ہیں:

(۱) اگر میت کی مذکر اولاد (بیٹا، پوتا، پر پوتا نیچے تک) موجود ہو تو دادا کو سدس ملے گا۔

(۲) اگر میت کی مؤنث اولاد (بیٹی، پوتی، پر پوتی نیچے تک) موجود ہو تو دادا سدس پانے کے ساتھ عصبہ بھی ہوگا۔

(۳) اگر میت کی مذکر و مونث اولاد میں سے کوئی موجود نہ ہو تو دادا عصبہ ہو گا۔

(۴) باپ کی موجودگی میں دادا ساقط ہو جائے گا۔

اخیافی بھائی بہن کے احوال

اخیافی بھائی بہن کی تین حالتیں ہیں:

(۱) ایک ہو تو سدس ملے گا۔

(۲) دو یا دو سے زائد ہوں تو ثلث ملے گا، اور اخیافی بھائی اور اخیافی بہن کے درمیان ترکہ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنْثَيَيْن کے حساب سے تقسیم نہیں ہو گا، بلکہ برابر برابر تقسیم ہو گا۔

(۳) اگر میت کی مذکر و مونث اولاد میں سے کوئی موجود ہو یا میت کے باپ، دادا، پردادا میں سے کوئی موجود ہو تو اخیافی

بھائی بہن ساقط ہو جائیں گے۔

شوہر کے احوال

شوہر کی دو حالتیں ہیں:

(۱) اگر اولاد موجود نہ ہو تو نصف ملے گا۔

(۲) اگر اولاد موجود ہو تو ربع ملے گا۔

بیوی کے احوال

بیوی کی دو حالتیں ہیں:

(۱) اگر اولاد موجود نہ ہو تو ربع ملے گا۔

(۲) اگر اولاد موجود ہو تو ثمن ملے گا۔

بیٹی کے احوال

بیٹی کی تین حالتیں ہیں:

(۱) ایک ہو تو نصف ملے گا۔

(۲) دو یا دو سے زائد ہوں تو ثلثان ملے گا۔

(۳) بیٹیوں کے ساتھ اگر بیٹا بھی موجود ہو تو بیٹا ان کو عصبہ بنالے گا اور ترکہ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنْثَيَيْنِ کے حساب سے تقسیم ہوگا۔

پوتی کے احوال

پوتی کی چھ حالتیں ہیں:

(۱) ایک ہو تو نصف ملے گا۔

(۲) دو یا دو سے زائد ہوں تو ثلثان ملے گا۔

(۳) اگر ایک بیٹی موجود ہو تو پوتی کو سدس ملے گا تَکْمِلَةً لِلثُّلُثَیْن۔

(۴) اگر دو یا دو سے زائد بیٹیاں موجود ہوں تو پوتی ساقط ہو جائے گی۔

(۵) پوتیوں کے ساتھ اگر پوتا بھی موجود ہو تو پوتا ان کو عصبہ بنالے گا اور ترکہ لِلذَّکَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنْثَیَیْن کے حساب سے تقسیم ہوگا۔

(۶) اگر بیٹا موجود ہو تو پوتی ساقط ہو جائے گی۔

حقیقی بہن کے احوال

حقیقی بہن کی پانچ حالتیں ہیں:

(۱) ایک ہو تو نصف ملے گا۔

(۲) دو یا دو سے زائد ہوں تو ثلثان ملے گا۔

(۳) حقیقی بہنوں کے ساتھ اگر حقیقی بھائی بھی موجود ہو تو حقیقی بھائی ان کو عصبہ بنا لے گا اور ترکہ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنْثَيَيْنِ کے حساب سے تقسیم ہو گا۔

(۴) اگر میت کی مؤنث اولاد (بیٹی، پوتی، پرپوتی) میں سے کوئی موجود ہو تو حقیقی بہن عصبہ مع الغیر ہو جائے گی نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کی وجہ سے: "اِجْعَلُوا الْأَخَوَاتِ مَعَ الْبَنَاتِ عَصَبَةً"۔

(۵) اگر میت کی مذکر اولاد (بیٹا، پوتا، پرپوتا) میں سے کوئی موجود ہو یا میت کے باپ، دادا، پردادا میں سے کوئی موجود ہو تو حقیقی بہن ساقط ہو جائے گی۔

علاتی بہن کے احوال

علاتی بہن کی سات حالتیں ہیں:

(۱) ایک ہو تو نصف ملے گا۔

(۲) دو یا دو سے زائد ہوں تو ثلثان ملے گا۔

(۳) اگر ایک حقیقی بہن موجود ہو تو علاتی بہن کو سدس ملے گا تَکْمِلَةً لِلثُّلُثَیْنِ.

(۴) دو یا دو سے زائد حقیقی بہنیں موجود ہوں تو علاتی بہن ساقط ہو جائے گی۔

(۵) علاتی بہنوں کے ساتھ اگر علاتی بھائی بھی موجود ہو تو علاتی بھائی ان کو عصبہ بنا لے گا اور ترکہ لِلذَّکَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنْثَیَیْنِ کے حساب سے تقسیم ہو گا۔

(٦) اگر میت کی مؤنث اولاد (بیٹی، پوتی، پر پوتی) میں سے کوئی موجود ہو تو علاتی بہن عصبہ مع الغیر ہو جائے گی نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کی وجہ سے: "اِجْعَلُوا الْأَخَوَاتِ مَعَ الْبَنَاتِ عَصَبَةً".

(۷) اگر میت کی مذکر اولاد (بیٹا، پوتا، پر پوتا) میں سے کوئی موجود ہو یا میت کے باپ، دادا، پردادا میں سے کوئی موجود ہو یا میت کا حقیقی بھائی موجود ہو تو علاتی بہن ساقط ہو جائے گی، نیز بیٹی، پوتی پر پوتی کی موجودگی میں جب حقیقی بہن عصبہ مع الغیر ہوتی ہے اس وقت بھی علاتی بہن ساقط ہو جائے گی۔

ماں کے احوال

ماں کی تین حالتیں ہیں:

(۱) اگر میت کی مذکر و مونث اولاد میں سے کوئی موجود ہو یا حقیقی، علاتی، اخیافی تینوں قسموں کے بھائی بہنوں میں سے دو یا دو سے زائد موجود ہوں تو ماں کو سدس ملے گا۔

(۲) مذکورین میں سے کوئی موجود نہ ہو تو ماں کو ثلثِ کل ملے گا۔

(۳) اگر باپ اور احد الزوجین موجود ہوں تو احد الزوجین کو حصہ دینے کے بعد باقی ترکہ کا ثلث ماں کو ملے گا، اس کو 'ثلثِ باقی' یا 'ثلثِ ماقی' کہتے ہیں۔

جدہ صحیحہ (دادی، نانی) کے احوال

جدہ صحیحہ کی دو حالتیں ہیں:

(۱) اگر کوئی حاجب (ساقط کرنے والا) موجود نہ ہو تو

جدہ صحیحہ کو سدس ملے گا، چاہے پدری جدہ (دادی) ہو یا مادری جدہ (نانی)، اور چاہے ایک ہو یا ایک سے زائد۔

(۲) مندرجہ ذیل چار صورتوں میں جدہ صحیحہ ساقط ہو جائے گی۔

[الف] اگر ماں موجود ہو تو تمام جدات ساقط ہو جائیں گی، خواہ پدری ہوں یا مادری۔

[ب] اگر باپ موجود ہو تو صرف پدری جدات (دادیاں) ساقط ہو جائیں گی، مادری جدات (نانیاں) ساقط نہیں ہوں گی۔

[ج] اگر دادا موجود ہو تو دادا کی ماں (پردادی) ساقط ہو جائے گی، البتہ دادی ساقط نہیں ہوگی۔

[د] قریب والی جدہ چاہے پدری ہو یا مادری دور والی جدہ کو ساقط کر دے گی، خواہ قریب والی جدہ وارث ہو رہی ہو یا ساقط۔

باب العصبات

(عصبات کا بیان)

عصبہ کی تعریف: عصبہ میت کا ہر وہ رشتہ دار ہے جس کا کوئی حصہ شریعت میں متعین نہیں ہے، بلکہ وہ تنہا ہونے کی صورت میں کل ترکہ اور اصحابِ فرائض کی موجودگی میں بچے ہوئے ترکہ کا مستحق ہوتا ہے۔

عصبہ کی دو قسمیں ہیں (۱) عصبہ نسبی (۲) عصبہ سببی۔

عصبہ نسبی کی تعریف: عصبہ نسبی وہ عصبہ ہے جس کا میت سے ولادت کا تعلق ہو۔

عصبہ سببی کی تعریف: عصبہ سببی وہ عصبہ ہے جس کا میت سے عتاق کا تعلق ہو۔

پھر عصبہ نسبی کی تین قسمیں ہیں: (۱) عصبہ بنفسہ (۲) عصبہ بغیرہ (۳) عصبہ مع غیرہ۔

عصبہ بنفسہ کی تعریف: عصبہ بنفسہ میت کا ہر وہ مذکر رشتہ دار ہے جس کا میت سے رشتہ جوڑنے میں کسی مؤنث کا واسطہ نہ آئے۔

پھر عصبہ بنفسہ کی چار قسمیں ہیں: (۱) **جزءِ میت** (۲) **اصلِ میت** (۳) **جزءِ ابِ میت** (۴) **جزءِ جدِ میت**۔

(۱) **جزءِ میت:** میت کے فروع مذکر کو جزءِ میت کہتے ہیں، یعنی میت کا بیٹا، پوتا، پرپوتا نیچے تک، اس کو 'رشتہ بُنُوَّت' کہتے ہیں۔

(۲) اصلِ میت: میت کے اصولِ مذکر کو اصلِ میت کہتے ہیں، یعنی میت کا باپ، دادا، پر دادا اوپر تک، اس کو 'رشتہ اُبُوّت' کہتے ہیں۔

(۳) جزءِ ابِ میت: میت کے باپ کے فروعِ مذکر کو جزءِ ابِ میت کہتے ہیں، یعنی میت کا بھائی، بھتیجا، بھتیجے کا بیٹا نیچے تک، اس کو 'رشتہ اُخُوّت' کہتے ہیں۔

(۴) جزءِ جدِ میت: میت کے دادا کے فروعِ مذکر کو جزءِ جدِ میت کہتے ہیں، یعنی میت کا چچا، چچازاد بھائی، چچازاد بھائی کا بیٹا نیچے تک، اس کو 'رشتہ عُمُومت' کہتے ہیں۔

عصبہ بنفسہ کے درمیان ترجیح دینے کے طریقے

عصبہ بنفسہ کے درمیان ترجیح دینے کے تین طریقے ہیں:

پہلا طریقہ: عصبہ بنفسہ کی چار قسموں میں سے پہلی قسم کو دوسری قسم پر، دوسری قسم کو تیسری قسم پر اور تیسری قسم کو چوتھی قسم پر ترجیح دی جائے گی۔

دوسرا طریقہ: الأقرب فالأقرب، یعنی قریب والے کو دور والے پر ترجیح دی جائے گی، یعنی اگر عصبہ بنفسہ کی ایک ہی قسم کے متعدد افراد جمع ہو جائیں تو ان میں جو میت سے زیادہ قریب ہوگا وہ عصبہ ہوگا، اور دور والے ساقط ہو جائیں گے۔ مثلاً میت کا بیٹا اور پوتا دونوں ہوں تو بیٹا عصبہ ہوگا اور پوتا ساقط ہو جائے گا، باپ اور دادا دونوں ہوں تو باپ عصبہ ہوگا اور دادا ساقط ہو جائے گا، بھائی اور بھتیجا دونوں ہوں تو بھائی عصبہ ہوگا اور بھتیجا ساقط ہو جائے گا، اسی طرح چچا اور چچازاد بھائی دونوں ہوں تو چچا عصبہ ہوگا اور چچازاد بھائی ساقط ہو جائے گا۔

تیسرا طریقہ: قوتِ قرابت کے ذریعہ ترجیح دی جائے گی، یعنی حقیقی کو علاتی پر ترجیح دی جائے گی۔

عصبہ بغیرہ کی تعریف: عصبہ بغیرہ وہ عورتیں ہیں جو اپنے اپنے بھائیوں کی وجہ سے عصبہ ہوتی ہیں، اور یہ کل چار قسم کی عورتیں ہیں جن کا حصہ تنہا ہونے کی صورت میں نصف اور دو یا دو سے زائد ہونے کی صورت میں ثلثان ہے۔ وہ چار عورتیں یہ ہیں: (۱) بیٹی (۲) پوتی (۳) حقیقی بہن (۴) علاتی بہن۔

عصبہ مع غیرہ کی تعریف: عصبہ مع غیرہ وہ عورتیں ہیں جو میت کے فروعِ مونث (بیٹی، پوتی، پرپوتی نیچے تک) کی موجودگی میں عصبہ ہوتی ہیں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشا

ارشاد کی وجہ سے: "اِجْعَلُوا الْأَخَوَاتِ مَعَ الْبَنَاتِ عَصَبَةً"، یہ صرف دو قسم کی عورتیں ہیں: (۱) حقیقی بہن (۲) علاتی بہن۔

باب الحجب

(حجب کا بیان)

حجب کی تعریف: کسی وارث کا دوسرے وارث کی وجہ سے کلِ سہام یا بعضِ سہام سے محروم ہونے کو حجب کہتے ہیں۔

حجب کی دو قسمیں ہیں: (۱) حجبِ نقصان (۲) حجبِ حرمان۔

حجبِ نقصان کی تعریف: کسی وارث کا دوسرے وارث کی وجہ سے بعضِ سہام سے محروم ہو جانا یعنی اس کا حصہ کم ہو جانا

حجبِ نقصان ہے۔

حجبِ نقصان پانچ افراد پر طاری ہوتا ہے (۱) زوج (۲) زوجہ (۳) ماں (۴) پوتی (۵) علاتی بہن۔

حجبِ حرمان کی تعریف: کسی وارث کا دوسرے وارث کی وجہ سے کلِ سہام سے محروم ہو جانا یعنی بالکل حصہ نہ ملنا حجبِ حرمان ہے۔

حجبِ حرمان کے تعلق سے ورثاء کی دو جماعتیں ہیں:

(۱) پہلی جماعت ان ورثاء کی ہے جن پر حجبِ حرمان کبھی بھی طاری نہیں ہوتا اور یہ چھ قسم کے افراد ہیں: زوجین (زوج، زوجہ)، والدین (باپ، ماں)، ولدین (بیٹا، بیٹی)۔

(۲) دوسری جماعت ان ورثاء کی ہے جن پر حجبِ حرمان

کبھی طاری ہوتا ہے اور کبھی نہیں، اور یہ بقیہ ورثاء ہیں۔

محروم اور محجوب میں اصطلاحی فرق:

کسی وارث کی ذات میں چاروں موانعِ ارث میں سے کسی مانعِ ارث کے موجود ہونے کی وجہ سے اگر وہ ساقط ہو رہا ہو تو اس کو اصطلاح میں محروم کہتے ہیں، اور اگر کسی ایک وارث کی موجودگی کی وجہ سے دوسرا وارث ساقط ہو رہا ہو تو اصطلاح میں اس کو محجوب کہتے ہیں۔

محروم اور محجوب میں عملی فرق:

ہمارے نزدیک محروم حاجب بالکل نہیں بن سکتا، اور حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کے نزدیک حاجب حجب حرمان تو نہیں بن

سکتا، البتہ حاجب حجبِ نقصان بن سکتا ہے، اور محجوب بالاتفاق حاجب حجبِ حرمان بھی بن سکتا ہے اور حاجب حجبِ نقصان بھی۔

باب مخارج الفروض

(مسئلہ بنانے کے قاعدے)

مسئلہ بنانے کے پانچ قاعدے ہیں:

(۱) اگر کسی مسئلہ میں صرف ایک ہی حصہ آئے تو مسئلہ اس کے ہمنام عدد سے بنایا جائے گا، البتہ اگر نصف آئے تو مسئلہ دو سے بنایا جائے گا۔

(۲) اگر کسی مسئلہ میں دو یا دو سے زائد حصے آئیں اور وہ ایک ہی قسم کے ہوں تو سب سے چھوٹے حصے کے ہمنام عدد سے مسئلہ بنایا جائے گا۔

(۳) اگر پہلی قسم میں سے 'نصف' دوسری قسم کے کل یا بعض حصوں کے ساتھ جمع ہو تو مسئلہ 'چھ' سے بنے گا۔

(۴) اگر پہلی قسم میں سے 'ربع' دوسری قسم کے کل یا بعض حصوں کے ساتھ جمع ہو تو مسئلہ 'بارہ' سے بنے گا۔

(۵) اگر پہلی قسم میں سے 'ثمن' دوسری قسم کے کل یا بعض حصوں کے ساتھ جمع ہو تو مسئلہ 'چوبیس' سے بنے گا۔

باب العول

(عول کا بیان)

عول کی تعریف: مخرج سے حصوں کے بڑھ جانے کی وجہ سے مخرج کے اجزاء میں اضافہ کرنے کو اصطلاح میں عول کہتے ہیں۔

مخارج کل سات ہیں: دو، تین، چار، چھ، آٹھ، بارہ اور چوبیس، ان میں سے چار مخارج کا عول نہیں آتا، اور وہ یہ ہیں: دو، تین، چار اور آٹھ، باقی تین مخارج کا عول آتا ہے، وہ یہ ہیں: چھ، بارہ اور چوبیس۔

'چھ' کا عول 'دس' تک آتا ہے طاق عدد میں بھی اور جفت عدد میں بھی۔

'بارہ' کا عول 'سترہ' تک آتا ہے صرف طاق عدد میں، نہ کہ جفت عدد میں۔

'چوبیس' کا صرف ایک ہی عول 'ستائیس' آتا ہے، البتہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کے یہاں 'چوبیس' کا عول 'اکتیس' بھی آتا ہے۔

فصل في معرفة التماثل والتداخل والتوافق والتباين بين العددين

(اعداد کے درمیان نسبتوں کا بیان)

دو عددوں کے درمیان چار نسبتوں میں سے ایک نسبت ضرور ہوتی ہے، اور وہ چار نسبتیں یہ ہیں: (۱) تماثل (۲) تداخل (۳) توافق (۴) تباین۔

تماثل کی تعریف: دو برابر عددوں کی آپسی نسبت کو تماثل کہتے ہیں، جیسے تین اور تین۔

mohammadtabrezbhagalpuri

تداخل کی تعریف: دو مختلف عددوں میں سے اگر چھوٹا عدد بڑے عدد کو کاٹ دے تو ان دونوں کے درمیان کی نسبت کو تداخل کہتے ہیں، جیسے تین اور نو۔

توافق کی تعریف: دو مختلف عددوں میں سے اگر چھوٹا عدد تو بڑے عدد کو کاٹ نہ سکے، البتہ کوئی تیسرا عدد ایسا ہو جو ان دونوں کو کاٹ دے تو ان دونوں عددوں کے درمیان کی نسبت کو توافق کہتے ہیں، جیسے آٹھ اور بیس۔

تباین کی تعریف: دو مختلف عددوں میں سے اگر چھوٹا عدد بڑے عدد کو نہ کاٹ سکے اور نہ ہی کوئی تیسرا عدد ان دونوں کو کاٹ سکے تو ان دونوں کے درمیان کی نسبت کو تباین کہتے ہیں، جیسے نو اور دس۔

باب التصحیح

(تصحیح کا بیان)

تصحیح کی تعریف: اگر کسی فریق کے سہام کو اس کے عددِ رؤس کے درمیان تقسیم کرنے میں کسر واقع ہو تو اس کسر کو دور کرنے کا نام تصحیح ہے۔

تصحیح کے کل سات قاعدے ہیں، جن میں سے پہلے کے تین قاعدے سہام اور رؤس کے درمپان جاری ہوتے ہیں اور آخری چار قاعدے رؤس اور رؤس کے درمیان جاری ہوتے ہیں۔

قاعدہ (۱): اگر ہر فریق کے سہام اس کے عددِ رؤس کے درمیان بغیر کسر کے تقسیم ہو جائیں تو ضرب کی کوئی ضرورت

نہیں۔

قاعدہ (۲): اگر کسی ایک فریق پر کسر واقع ہو اور اس کے سہام اور عددِ رؤس کے درمیان توافق کی نسبت ہو تو عددِ رؤس کے وفق کو مضروب بنا کر اصل مسئلہ میں ضرب دیا جائے گا، اور اگر مسئلہ عائلہ ہو تو عول میں ضرب دیا جائے گا، تو مسئلہ کی تصحیح ہوگی، تصحیح سے ہر فریق کے سہام نکالنے کیلئے مضروب کو ہر فریق کے سہام میں ضرب دیا جائے گا۔

قاعدہ (۳): اگر کسی ایک فریق پر کسر واقع ہو اور اس کے سہام اور عددِ رؤس کے درمیان تباین کی نسبت ہو تو کلِ عددِ رؤس کو مضروب بنا کر اصل مسئلہ میں ضرب دیا جائے گا، اور اگر

مسئلہ عائلہ ہو تو عول میں ضرب دیا جائے گا، تو مسئلہ کی تصحیح ہوگی، تصحیح سے ہر فریق کے سہام نکالنے کیلئے مضروب کو ہر فریق کے سہام میں ضرب دیا جائے گا۔

اگلے چار قواعد کے اجراء سے پہلے ایک تمہیدی عمل: اگر دو یا دو سے زائد طائفوں پر کسر واقع ہو تو تصحیح کے اگلے چار قاعدوں میں سے کوئی قاعدہ جاری ہوگا، اور قاعدہ کو جاری کرنے سے پہلے ہر طائفہ کے سہام اور عددِ رؤس کے درمیان نسبت دیکھی جائے گی، تداخل کی صورت میں دخلِ عددِ رؤس کو، توافق کی صورت میں وفقِ عددِ رؤس کو اور تباین کی صورت

میں کلِ عددِ رؤس کو محفوظ کرلیا جائے گا، پھر ان محفوظ کردہ اعداد کے درمیان نسبت دیکھ کر تصحیح کے آنے والے چار قواعد جاری کیے جائیں گے۔

قاعدہ (۴): اگر دو یا دو سے زائد طائفوں پر کسر واقع ہو اور ان کے محفوظ کردہ اعداد کے درمیان تماثل کی نسبت ہو تو کسی ایک عدد کو مضروب بنا کر اصل مسئلہ میں ضرب دیا جائے گا، حاصلِ ضرب سے مسئلہ کی تصحیح ہوگی۔

قاعدہ (۵): اگر دو یا دو سے زائد طائفوں پر کسر واقع ہو اور ان کے محفوظ کردہ اعداد کے درمیان تداخل کی نسبت ہو تو سب سے بڑے عدد کو مضروب بنا کر اصل مسئلہ میں ضرب دیا جائے گا، حاصلِ ضرب سے مسئلہ کی تصحیح ہوگی۔

قاعدہ (۶): اگر دو یا دو سے زائد طائفوں پر کسر واقع ہو اور ان کے محفوظ کردہ اعداد کے درمیان توافق کی نسبت ہو تو کسی ایک عدد کو دوسرے عدد کے وفق میں ضرب دیا جائے گا، حاصلِ ضرب کو تیسرے عدد کے وفق میں ضرب دیا جائے گا، آخری حاصلِ ضرب کو مضروب بنا کر اصل مسئلہ میں ضرب دیا جائے گا اور مسئلہ کی تصحیح ہوگی۔

قاعدہ (۷): اگر دو یا دو سے زائد طائفوں پر کسر واقع ہو اور ان کے محفوظ کردہ اعداد کے درمیان تباین کی نسبت ہو تو کسی ایک عدد کو دوسرے عدد میں ضرب دیا جائے گا، حاصلِ ضرب کو تیسرے عدد میں ضرب دیا جائے گا، آخری حاصلِ ضرب کو مضروب بنا کر اصل مسئلہ میں ضرب دیا جائے گا اور مسئلہ کی تصحیح ہوگی۔

فصل في قسمة التركات بين الورثة والغرماء

(ورثاء اور قرض خواہوں کے درمیان تقسیم ترکہ کا بیان)

ورثاء کے درمیان تقسیم ترکہ کا طریقہ:

ترکہ میں سے ہر وارث کا حصہ معلوم کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ مسئلہ کی تصحیح کرنے کے بعد عددِ تصحیح اور عددِ ترکہ کے درمیان نسبت دیکھی جائے، اگر ’تماثل‘ کی نسبت ہو تو ضرب و تقسیم کا کوئی عمل جاری نہیں ہوگا، بلکہ ہر وارث کو جو حصہ تصحیح میں سے ملا ہے وہی ترکہ میں سے اس کا حصہ ہوگا۔

اور اگر ’تباین‘ کی نسبت ہو تو ہر وارث کے سہام کو ترکہ کے پورے عدد میں ضرب دیا جائے، اور حاصلِ ضرب کو تصحیح کے پورے عدد پر تقسیم کیا جائے، تو خارجِ قسمت ترکہ میں سے اس

وارث کا حصہ ہوگا۔

اور اگر 'توافق' کی نسبت ہو تو ہر وارث کے سہام کو ترکہ کے وفق میں ضرب دیا جائے، اور حاصلِ ضرب کو تصحیح کے وفق پر تقسیم کیا جائے، تو خارجِ قسمت اس وارث کا ترکہ میں سے حصہ ہوگا۔

اور اگر 'تداخل' کی نسبت ہو اور ترکہ کا عدد بڑا ہو تو ہر وارث کے سہام کو ترکہ کے دخل میں ضرب دیا جائے، تو حاصلِ ضرب ترکہ میں سے اس وارث کا حصہ ہوگا۔

اور اگر 'تداخل' کی نسبت ہو اور ترکہ کا عدد چھوٹا ہو تو ہر وارث کے سہام کو تصحیح کے دخل پر تقسیم کیا جائے، تو خارجِ قسمت اس وارث کا ترکہ میں سے حصہ ہوگا۔

قرض خواہوں کے درمیان تقسیم ترکہ کا طریقہ:

قرض خواہوں کے درمیان تقسیمِ ترکہ کا طریقہ جاری کرنے کی ضرورت اس وقت پڑتی ہے جب کہ قرض خواہ متعدد ہوں اور قرضوں کا مجموعہ ترکہ سے زیادہ ہو، چناں چہ ایسی صورت میں قرض خواہوں کے درمیان قرضوں کے تناسب سے ترکہ تقسیم ہوگا، اور اس کا طریقہ یہ ہے کہ ہر قرض خواہ کو وارث اور ان کے قرضوں کو سہام کی جگہ لکھا جائے، اور مجموع الدیون کو تصحیح کی جگہ لکھا جائے، پھر ترکہ اور مجموع الدیون میں نسبت دیکھ کر مذکورہ بالا طریقہ (ورثاء کے درمیان تقسیمِ ترکہ کا طریقہ) جاری کیا جائے، تو ہر قرض خواہ کا ترکہ میں سے حصہ نکل جائے گا۔

فصل في التخارج

(تخارج کا بیان)

تخارج کی تعریف: اگر کوئی وارث ترکہ میں سے کوئی مناسب و متعین چیز لے کر اپنے حصہ وراثت سے دست بردار ہونا چاہے اور دوسرے ورثاء بھی اس پر راضی ہوں تو ایسا کرنے کو اصطلاحِ فرائض میں تخارج کہتے ہیں۔

تخارج کی صورت میں مسئلہ بنانے کا طریقہ: تخارج کی صورت میں مسئلہ بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ اولاً تمام ورثاء کو لکھ کر مسئلہ بنایا جائے اور اس کی تصحیح کر لی جائے، پھر صلح کرنے والے وارث کا حصہ تصحیح سے گھٹا دیا جائے اور باقی ماندہ سہام پر ترکہ تقسیم کیا جائے۔

باب الرد

(رد کا بیان)

رد کی تعریف: اصحابِ فرائض کو حصے دینے کے بعد اگر کچھ بچ جائے اور کوئی عصبہ موجود نہ ہو تو نسبی اصحابِ فرائض کو ان کے حصوں کے مطابق دوبارہ دیا جائے گا، اصطلاحِ فرائض میں اس کو رد کہتے ہیں۔

نوٹ: رد صرف نسبی اصحابِ فرائض پر ہوتا ہے، ان کو 'مَنْ یُرَدُّ عَلَیْہِ' کہتے ہیں، اور یہ زوجین کے علاوہ بقیہ اصحابِ فرائض ہیں، اور زوجین چوں کہ نسبی اصحابِ فرائض نہیں ہیں، اس لئے ان پر رد نہیں ہوتا، ان کو 'مَنْ لَایُرَدُّ عَلَیْہِ' کہتے

رد کے کل چار قاعدے ہیں:

قاعدہ (۱): اگر 'مَنْ یُرَدُّ عَلَیْه' کی صرف ایک ہی جنس موجود ہو اور 'مَنْ لَایُرَدُّ عَلَیْه' موجود نہ ہو تو عددِ روٴس سے مسئلہ بنایا جائے گا۔

قاعدہ (۲): اگر 'مَنْ یُرَدُّ عَلَیْه' کی متعدد اجناس موجود ہوں اور 'مَنْ لَایُرَدُّ عَلَیْه' موجود نہ ہو تو ان کے مجموعہ سہام سے مسئلہ بنایا جائے گا۔

قاعدہ (۳): اگر 'مَنْ یُرَدُّ عَلَیْه' کی ایک جنس کے ساتھ 'مَنْ لَایُرَدُّ عَلَیْه' بھی موجود ہو تو 'مَنْ لَایُرَدُّ عَلَیْه'

کے حصے کے مطابق مسئلہ بنا کر اسے دے دیا جائے گا، پھر مابقیہ اگر 'مَنْ یُرَدُّ عَلَیْہ' کے عددِ رؤس پر برابر تقسیم ہو جائے تو 'مَنْ یُرَدُّ عَلَیْہ' کو وہی مابقیہ دے دیا جائے گا، اور اگر برابر تقسیم نہ ہو تو مابقیہ اور 'مَنْ یُرَدُّ عَلَیْہ' کے عددِ رؤس کے درمیان نسبت دیکھی جائے گی، تداخل کی صورت میں دخلِ عددِ رؤس کو، توافق کی صورت میں وفقِ عددِ رؤس کو اور تباین کی صورت میں کلِ عددِ رؤس کو مضروب بنا کر اصل مسئلہ میں ضرب دیا جائے گا اور اسی سے مسئلہ کی تصحیح ہو گی۔

قاعدہ (۴): اگر 'مَنْ یُرَدُّ عَلَیْہ' کی متعدد اجناس کے

ساتھ 'مَنْ لَایُرَدُّ عَلَیْه' بھی موجود ہوتو 'مَنْ یُرَدُّ عَلَیْه' اور 'مَنْ لَایُرَدُّ عَلَیْه' دونوں کے مسئلے الگ الگ بنائے جائیں گے، پھر 'مَنْ لَایُرَدُّ عَلَیْه' کے مسئلہ کے مابقیہ اور 'مَنْ یُرَدُّ عَلَیْه' کے مسئلہ میں نسبت دیکھی جائے گی، اگر تماثل کی نسبت ہوتو ضرب لگانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے، اور اگر تماثل کی نسبت نہ ہوتو 'مَنْ یُرَدُّ عَلَیْه' کے مسئلہ کو مضروب بنا کر 'مَنْ لَایُرَدُّ عَلَیْه' کے مسئلہ میں ضرب دیا جائے گا اور اسی سے مسئلہ کی تصحیح ہوگی، تصحیح سے ہر فریق کے سہام نکالنے کا طریقہ یہ ہے کہ 'مَنْ یُرَدُّ عَلَیْه' کے مسئلے کو 'مَنْ لَایُرَدُّ عَلَیْه' کے سہام میں ضرب دیا جائے گا اور 'مَنْ لَایُرَدُّ عَلَیْه' کے مسئلہ کے مابقیہ کو 'مَنْ یُرَدُّ عَلَیْه' کے ہر سہام میں ضرب دیا جائے گا۔

باب المناسخة

(مناسخہ کا بیان)

مناسخہ کی تعریف: ترکہ کی تقسیم سے پہلے کسی وارث کے مرجانے کی وجہ سے اس کا حصۂ وراثت اس کے ورثاء کی طرف منتقل کرنے کو اصطلاحِ فرائض میں مناسخہ کہتے ہیں۔

چند اصطلاحات:

(۱) **مورثِ اعلی:** مناسخہ میں سب سے پہلے مرنے والے شخص کو مورثِ اعلی کہتے ہیں۔

(۲) **مافی الید:** میت کے اس حصے کو کہتے ہیں جو اسے اوپر کے ایک یا چند مورثوں سے ملا ہو، اسے میت کی لمبی لکیر کی

بائیں جانب لکھا جاتا ہے۔

(۳) علامتِ قبر: ہر میت کا مافی الید نقل کرنے کے بعد نقل کیے ہوئے حصے کو فوراً لکیر سے گھیر دیا جاتا ہے، اس کو علامتِ قبر کہتے ہیں۔

(۴) المَبْلَغ: مناسخہ کی آخری تصحیح کو المَبْلَغ کہتے ہیں۔

(۵) الأَحْیَاء: تمام زندہ ورثہ کو الأَحْیَاء کہتے ہیں، اخیر میں اسے خوب لمبائی میں لکھ کر اس کے نیچے تمام زندہ ورثاء کے نام اور ناموں کے نیچے ان کے حصے لکھے جاتے ہیں۔

چند ملحوظات:

(۱) مناسخہ میں آئے ہوئے مورث اور تمام وارثین کے نام مع رشتہ لکھنا ضروری ہے۔

(۲) ہر میت کے وارثوں کے نام اور رشتے لکھتے وقت اوپر کے ورثاء کو ایک نظر دیکھ لینا چاہیے، اس لیے کہ ایک وارث کو کئی رشتوں کی وجہ سے متعدد جہتوں سے وراثت مل سکتی ہے۔

(۳) اگر میت کو متعدد جہتوں سے حصے ملے ہیں تو مافی الید لکھتے وقت متعدد حصوں کو، اور الأحیاء لکھتے وقت ہر وارث کے متعدد حصوں کو جوڑ لینا چاہیے۔

(۴) 'تصحیح ثانی' اور مافی الید میں جو بھی نسبت ہو میت کی لمبی لکیر کے درمیان لکھ دینی چاہیے۔

مناسخہ بنانے کا طریقہ

سب سے پہلے میت کی لمبی لکیر کھینچ کر اس لکیر کے آخری سرے پر مورثِ اعلی کا نام لکھیں، پھر اس کے نیچے ان ورثاء کے نام مع رشتہ لکھیں جو مورثِ اعلی کے مرنے کے وقت موجود تھے، پھر قواعد کی روشنی میں مسئلہ کی تصحیح کر کے اس میں سے ہر ایک وارث کے نیچے اس کا حصہ لکھیں۔

مورثِ اعلی کے ورثاء میں سے جو سب سے پہلے مر گیا ہو اس (میتِ ثانی) کے لیے نیچے میت کی لمبی لکیر کھینچ کر اس لکیر کے آخری سرے پر اس (میتِ ثانی) کا نام لکھیں، اور جو اس کو میتِ اول سے حصۂ میراث ملا ہے اس کو مافی الید کا نشان

(مــفــ) بنا کر اس کے اوپر لکھیں، پھر اس کے مرنے کے وقت اس کے جو جو ورثاء موجود تھے ان کے نام مع رشتہ میت کی لکیر کے نیچے لکھیں، اور میتِ ثانی کے مسئلہ کی بھی میتِ اول کے مسئلہ کی طرح تصحیح کر لی جائے، اور اس میں سے ہر ایک وارث کے نیچے اس کا حصہ لکھیں، اب میتِ ثانی کی تصحیح اور مافی الید میں نسبت دیکھیں، اگر ان میں 'تماثل' کی نسبت ہو تو کچھ کرنے کی ضرورت نہیں، اور اگر 'توافق' کی نسبت (تداخل بھی توافق کے حکم میں ہے) ہو تو تصحیح ثانی اور مافی الید میں سے ہر ایک کا وفق برائے یادداشت تصحیح ثانی اور مافی الید کے اوپر لکھ کر میتِ ثانی کی تصحیح کے وفق کو میتِ اول کی تصحیح میں ضرب دیں، اور حاصلِ ضرب کو دونوں مسئلوں کی تصحیح سمجھیں، جس سے دونوں مسئلوں

کے ورثاء کو ان کے حصے اس طرح دیں کہ میتِ ثانی کی تصحیح کے وفق کو میتِ اول کے ہر وارث کے سہام میں ضرب دیتے جائیں اور اسے ہر وارث کے نیچے لکھتے جائیں، اور میتِ ثانی کے مافی الید کے وفق کو میتِ ثانی کے ہر وارث کے سہام میں ضرب دیتے جائیں اور اسے ہر وارث کے نیچے لکھتے جائیں، اور اگر میتِ ثانی کی تصحیح اور مافی الید کے درمیان 'تباین' کی نسبت ہو تو میتِ ثانی کی کلِ تصحیح کو میتِ اول کی تصحیح میں ضرب دیں، اور حاصلِ ضرب کو دونوں مسئلوں کی تصحیح بنیں، اب اس تصحیح سے دونوں مسئلوں کے ورثاء کو حصے اس طرح دیں کہ میتِ ثانی کی کلِ تصحیح کو میتِ اول کے ہر ہر وارث کے سہام میں ضرب دیتے جائیں اور اسے ہر ایک وارث کے نیچے لکھتے جائیں، اور میتِ ثانی کے کلِ مافی الید کو میتِ ثانی کے ہر وارث کے سہام میں ضرب دیتے جائیں اور اسے ہر وارث کے نیچے لکھتے جائیں۔

مذکورہ طریقہ صرف دو بطنوں کے مناسخہ کا ہے، اور اگر تین بطنوں کا مناسخہ ہو تو تیسرے بطن کو میتِ ثانی کے قائم مقام بنایا جائے، اور پہلے کے دونوں بطنوں کو میتِ اول کے درجہ میں رکھ کر مذکورہ بالا قاعدہ جاری کیا جائے، اور اگر چار بطنوں کا مناسخہ ہو تو پہلے کے تینوں بطنوں کو میتِ اول کا اور چوتھے بطن کو میتِ ثانی کا درجہ دیکر مذکورہ بالا قاعدہ جاری کیا جائے۔

اس طرح جب تمام میتوں میں تصحیح کا عمل ختم ہو جائے تو آخری تصحیح کو تمام مسائل کی ایک ہی تصحیح اور تمام زندہ ورثاء کو اسی ایک مورثِ اعلیٰ کے ورثاء سمجھ کر نیچے خوب لمبی لکیر کے ساتھ 'الأحیاء' لکھ کر اس پر 'المبلغ' کا لفظ اور اس پر آخری تصحیح کا عدد لکھیں، اور اسی کے نیچے تمام زندہ ورثاء کے نام لکھیں، اور ان میں سے ہر ایک کو جہاں جہاں سے وراثت کے حصے ملے ہیں

ان سب کو جمع کرکے ہر ایک کے مجموعی حصے اس کے نام کے نیچے لکھیں، اس طرح جب تمام زندہ ورثاء کے حصے ان کے ناموں کے نیچے لکھ لیں تو اخیر میں تمام حصوں کا مجموعہ جوڑ کر دیکھ لیں کہ وہ المبلغ کے برابر ہے یا نہیں، اگر برابر ہے تو ٹھیک ہے، ورنہ یہ سمجھ لیں کہ مناسخہ بنانے کے طریقہ میں کہیں کچھ غلطی ہوگئی ہے، چناں چہ نظر ثانی کرکے غلطی کی نشان دہی کریں اور اسے درست کرلیں۔

محمد سیف اللہ قاسمی عفا اللہ عنہ

خادم تدریس جامعہ عربیہ خادم الاسلام ہاپوڑ، یوپی

۹ رجب المرجب ۱۴۲۳ھ بروز جمعہ

عربی درسی کتابوں کے چند عربی، اردو نوٹ

الفرائد جدید اضافہ شدہ
نوٹ اردو شرح عقائد

مبادی الکلام عربی
شرح عقائد

ھدایہ شریف
نوٹ اردو جلد سوم، چہارم

تنظیم الدرایہ
نوٹ ہدایہ شریف جلد سوم

کشف الجلالین
نو [illegible] لین شریف

التقریر الکافی
نوٹ اردو بیضاوی

لمعات النکات
لحل
مشکلات المشکوٰۃ

احسن الرضی
لحل مشکلات جامع الترمذی

الحل المنضود
لحل مشکلات سنن ابی داؤد

زبدۃ المقصود
نوٹ اردو قال ابوداود

تحسین الحواشی
نوٹ اردو اصول الشاشی

فیض القاری
لحل مشکلات البخاری

عمدۃ البدایۃ جلد اول
لحل اسئلۃ الھدایۃ

تحسین الوقایہ
لحل
شرح الوقایہ اول و دوم

الحل المفہم
لحل مشکلات مسلم شریف

Estd. 1979
اشرفی

اشرفی بک ڈپو دیوبند یوپی
ASHRAFI BOOK DEPOT
DEOBAND, DISTT. SAHARANPUR, (U.P.) PIN-247554, INDIA
Mobile: 09358001571 Whatsapp: 09810383186
Email: ashrafibooks@gmail.com